سوال

ہبہ وتحفہ

جواب

ساری اولاد کو چھوڑ کر صرف ایک کو ہبہ کرنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک شخص باپ کو یہ کہہ کر کہ "ایک بیٹے کے نام کُل جائیداد کرنا جائز ہے "۳ ٹرک ۱۰ ویلر اپنے نام کروا چکا ہے۔ اب اس کے دیگر بیٹوں میں تنازع جاری ہے۔ اسکی بابت شریعت کا حکم بتائیں کہ کیا باپ ایک بیٹے کو سب دے سکتا ہے یا کہ نہیں؟ کیا کسی ایک کو محروم بھی رکھ سکتا ہے ،جوکہ باپ کے بقول نافرمان ہو۔ جبکہ ایسا نہیں سبھی بیٹے مسلمان ہیں؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! کسی بھی شخص کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی اولاد میں سے صرف ایک کو اپنی ساری جائیداد دے دے اور باقی کو نافرمان کہہ کر محروم کر دے۔ بلکہ ہر آدمی پر یہ فرض ہے کہ وہ ہبہ کرتے ہوئے اپنی ساری اولاد میں انصاف کرتے ہوئے سب کو برابر برابر حصہ دے ، ورنہ قیامت کے دن وہ اللہ کے ہاں مجرم وقصوروار ہوگا۔ سیدنا نعمان بشیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : میرے والد نے مجھ پر اپنا کچھ مال صدقہ کیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ کہنے لگی کہ میں اس پر اس وقت تک راضی نہیں ہوؤنگی جب تک آپ اس پر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنادیں ، تو میرے والد نبی مکرم صلی اللہ علیہ کے پاس گئے تاکہ انہیں میرے صدقہ پر گواہ بنا سکیں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا : کیا تو نے اپنے ساری اولاد کے ساتھ ایسے ہی کیا ہے ؟ تو انہوں نے جواب نفی میں دیا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اللہ تعالی سے ڈرو اور اپنی اولاد کے مابین عدل وانصاف سے کام لو ، میرے والد نے واپس آکر وہ صدقہ واپس لے لیا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2587) صحیح مسلم حدیث نمبر (1623)۔ اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں : نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے بشیر کیا آپ کے اس کے علاوہ اور بھی بچے ہیں ؟ تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں ، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : کیا آپ نے ان سب کو بھی اسی طرح مال ھبہ کیا ہے ؟ وہ کہنے لگے : نہیں ، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھر مجھے گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم وجور پر گواہ نہیں بنتا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1623)۔ اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہبہ دیتے وقت ساری اولاد میں انصاف کرنا فرض اور واجب ہے۔ اور باقی اولاد کو چھوڑ کر صرف ایک کو دینا ناجائز اور ظلم ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب فتوی کمیٹی محدث فتوی